خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

اتوار
17- دسمبر 1995ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 284 اتوار 24 رجب-1416ھ' 17 فتح 1374ہش' 17 - دسمبر 1995ء

## احسن قول وہی ہے جو اللہ کی طرف لے جانے والا ہو

ہر وہ دعوت جو صحیح طریق پر دی گئی ہو اور جس کا مقصود یہ ہو کہ خدائے واحد و یگانہ کو دنیا پہچاننے لگے وہ احسن قول ہے وہ قول جو بدعت کی طرف لے جاتا ہے وہ قول جو دہریت کی طرف لے جاتا ہے' وہ قول جو فساد کی طرف لے جاتا ہے وہ قول جو باہمی جھگڑوں کی طرف لے جاتا ہے وہ قول احسن نہیں۔ احسن قول وہی ہے جو اللہ کی طرف لے جانے والا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جو بچہ مرجاتا ہے وہ فرط ہے۔ انسان کو عاقبت کے لئے بھی کچھ ذخیرہ چاہئے۔ میں لوگوں کی خواہش اولاد پر تعجب کیا کرتا ہوں۔ کون جانتا ہے اولاد کیسی ہو گی۔ اگر صالح ہو تو انسان کو دنیا میں کچھ فائدہ دے سکتی ہے اور پھر مستجاب الدعوات ہو تو عاقبت میں بھی فائدہ دے سکتی ہے۔ اکثر لوگ تو سوچتے ہی نہیں کہ ان کو اولاد کی خواہش کیوں ہے اور جو سوچتے ہیں وہ اپنی خواہش کو یہاں تک محدود رکھتے ہیں کہ ہمارے مال و دولت کا وارث ہو اور دنیا میں بڑا آدمی بن جائے۔ اولاد کی خواہش صرف اس نیت سے درست ہو سکتی ہے کہ کوئی ولد صالح پیدا ہو جو بندگان خدا میں سے ہو لیکن جو لوگ آپ ہی دنیا میں غرق ہوں وہ ایسی نیت کہاں سے پیدا کر سکتے ہیں۔ انسان کو چاہئے کہ خدا کا فضل مانگتا رہے تو اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ نیت صحیح پیدا کرنی چاہئے' ورنہ اولاد ہی عبث ہے۔ دنیا میں ایک بے معنی رسم چلی آتی ہے کہ لوگ اولاد مانگتے ہیں اور پھر اولاد سے دکھ اٹھاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 295)

## سانحہ ارتحال

○ محترم محمد رانا فیض بخش صاحب نون سابق اسسٹنٹ رجسٹرار ساکن بستی جمال والا تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان 12- دسمبر 95ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ موصوف موصی تھے ان کا جنازہ بیت مبارک میں مکرم مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال الثانی نے پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

آپ تحصیل شجاع آباد میں سب سے پہلے احمدی تھے۔ دوران ملازمت اور بعد ملازمت کامیاب داعی الی اللہ کے طور پر وقت گزارا۔ مالی قربانی میں پیش پیش رہے۔ آپ کے ایک نواسے مکرم محمد اکرم عمر صاحب گوائٹمالا سنٹرل امریکہ میں مربی انچارج ہیں۔ رانا بشیر احمد نون ایڈووکیٹ ملتان ان کے صاحبزادے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

## نکاح' تقریب شادی

○ مکرم مقصود احمد طاہر صاحب بٹ ابن مکرم ماسٹر منصور احمد صاحب بٹ (صدر محلہ دار النصر وسطی ربوہ) کی شادی بہمراہ نعیم کوثر صاحبہ بنت مکرم محمد رمضان صاحب بٹ سمن آباد۔ فیصل آباد سے مورخہ 22- اکتوبر 1995ء کو ہوئی اسی روز ان کا نکاح مکرم مولانا بشیر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ نے مبلغ 15 ہزار روپے پر پڑھا۔ اور بعد میں رخصتی عمل میں آئی۔ مکرم مقصود احمد طاہر بٹ صاحب مکرم محمد یوسف بٹ صاحب آف لوہری والا ضلع گوجرانوالہ (سابق صدر حلقہ) کے پوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

## ولادت

○ مکرم فیاض احمد صاحب ابن مکرم ٹھیکیدار محمد دین صاحب (وفات یافتہ) گجرات شہر کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 95-11-20 کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام برہان احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم سیٹھی ضیاء الحق صاحب امیر جہلم شہر کا نواسہ ہے اور مکرم قریشی محمد اقبال صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا پڑنواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک خادم دین بنائے۔

## ناشکر گزار اور احسان فراموش کبھی سکھ نہیں پاتے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

بہت سے لوگ دنیا میں اس قسم کے پائے جاتے ہیں کہ ان کی طبیعت شکر گزاری اور احسان کی شناخت کی طرف مائل نہیں ہوتی۔ جس قدر بھی ان پر اللہ تعالیٰ کی مہربانیاں ہوں یا بندوں کی طرف سے احسان ہوں ان کی تسلی نہیں ہوتی وہ کبھی بھی اپنی حالت پر مطمئن نہیں رہتے۔ علاوہ اس کے اس قسم کی طبیعت کا انسان ناشکری اور احسان فراموشی کا مرتکب ہوتا ہے۔ ایسے انسان کو کبھی اپنے نفس کے اندر سکھ معلوم نہیں ہوتا۔ جلن ہی لگی رہتی ہے۔ اور ہر وقت اس کے لئے تکلیف اور دکھ کے دروازے ہی کھلے رہتے ہیں کیسے ہی اعلیٰ درجہ پر پہنچ جائے وہ دکھ میں ہی ہوتا ہے اور یہ عذاب اس کی اپنی جان پر ہی ہوتا ہے اگر واقعہ میں بھی کوئی اسے دکھ دینے والا نہیں ہے اگر اس کے حقوق کی حق تلفی کرنے والی کوئی جماعت نہیں ہے تو بھی وہ آرام میں نہیں ہے اور خواہ مخواہ دکھ میں ہے۔ اس قسم کی طبائع کبھی خوش نہیں ہو سکتیں۔ بہت مالدار جن کے پاس کروڑوں روپے ہیں۔ ایسے نکلیں گے کہ وہ بادشاہوں کی تنخواہیں دے سکتے۔ لیکن ان میں سے بہت ایسے ہوں گے کہ اگر ان سے پوچھو کہ تم مطمئن ہو تو وہ کہیں گے کہ ابھی ہمارا فلاں کام رکا پڑا ہے۔ فلانہ ٹھیکہ پورا ہو جائے تو مطمئن ہو جائیں وہ تمام مال اور دولت جو بینکوں میں جمع ہے اس کے کسی مصرف کا نہیں بلکہ وہ دکھ میں ہے لیکن یہ دکھ اس کا خود پیدا کردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہوا۔ مال کے لحاظ سے اوروں پر فضیلت ہے لیکن اس کا دل ابھی اور کی خواہش میں ہے۔ غرض بہت سے لوگ جنت میں ہو کر اپنے آپ کو دوزخ میں ڈالتے ہیں۔ آرام میں ہو کر مصیبت میں پڑے ہوئے ہیں سکھوں میں ہو کر دکھوں میں ہیں۔ میرا اس سے یہ مطلب نہیں

باقی صفحہ 7 پر

**جو شخص تقویٰ اختیار نہیں کرتا وہ معاصی میں غرق رہتا ہے**

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

17- فتح 1374 ھش    17 - دسمبر 1995ء

# سرسبز شاخیں

دنیا میں کچھ لوگ تو یہ بات مانتے ہی نہیں کہ موت کے بعد ایک اور زندگی کا آغاز ہوتا ہے اور وہ زندگی دوسری دنیا کی زندگی کہلاتی ہے۔ یہ دنیا ایک کھیتی کی طرح ہے یہاں جو کچھ ہم بوتے ہیں وہ دوسری دنیا میں کاٹتے ہیں۔ وہاں پر جزا بھی ہوگی اور سزا بھی۔ اور یہ دنیا جس میں ہم زندگی بسر کرتے ہیں وہ تو بالکل عارضی سی دنیا ہے۔ وقت کے لحاظ سے بھی عارضی ہے اور احساسات کے لحاظ سے بھی عارضی ہے۔ لیکن دوسری دنیا جو مرنے کے بعد شروع ہوگی وہ ابدی ہے اور اس کے وقت کی کوئی انتہا نہیں۔ لیکن جو لوگ مانتے ہیں کہ دوسری دنیا موجود ہے اور ہر شخص کو مر کر اس دنیا میں ایک زندگی ملے گی جس میں اس دنیا کے نیک اعمال کی جزا ملے گی اور برے اعمال کی سزا۔ اور وہاں بھی انسانی ترقی لحظہ بہ لحظہ جاری رہے گی۔ ان کے لئے یہ بات قابل غور ہے کہ انہیں اس دنیا میں زندگی کس طرح گزارنی چاہئے اور اگلی دنیا کے لئے جو ابدی زندگی فراہم کرتی ہے کس طرح کی تیاری کرنی چاہئے۔ کچھ لوگ ایسے ہیں جو یہ مانتے تو ہیں کہ دوسری دنیا ہے اور وہاں ہم نے مرنے کے بعد زندگی گزارنی ہے وہ تساہل کی وجہ سے اس کی طرف کم دیکھتے ہیں اور اسی دنیا میں اس طرح مصروف اور مشغول ہو جاتے ہیں کہ جیسے فی الحقیقت وہ دوسری دنیا کو مانتے ہی نہیں۔ اگرچہ ان سے پوچھا جائے تو وہ یقیناً کہیں گے کہ وہ تو اس دنیا کو مانتے ہیں اور مر کر بھی وہیں جانا ہے۔ لیکن اگر ان کی ساری خواہشات اور ان کی ساری تگ و دو اسی دنیا کے لئے ہو جو عارضی ہے اور آنکھ جھپکنے میں ختم بھی ہو جاتی ہے۔ تو وہ دوسری دنیا میں کیا کریں گے۔ پس یہ نہایت ضروری ہے کہ اس دنیا کو کھیتی سمجھ کر یہاں اس طرح بیج بویا جائے کہ اگلی دنیا میں کاٹ کر اس سے فائدہ اٹھایا جائے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:۔

"خوب یاد رکھو کہ دنیا کچھ چیز نہیں ہے۔ لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دنیا کے لئے ہے۔ اور بدقسمت ہے وہ جس کا تمام ہم و غم دنیا کے لئے ہے۔ ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے تو وہ عبث طور پر میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اس خشک ٹہنی کی طرح ہے جو پھل نہیں لائے گی۔"

گویا کہ پہلی بات تو یہ کہ ہم جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جماعت میں داخل ہیں ہمیں اس بات پر ہر لحظہ غور کرتے رہنا چاہئے کہ کہیں ہمارے تمام ہم و غم اسی دنیا کے لئے تو نہیں۔ اگر خدا نخواستہ اسی دنیا کے لئے ہوں تو ہمیں سمجھ لینا چاہئے کہ ہم ایک خشک ٹہنی ہیں۔ خدا نہ کرے کہ ایسا ہو خدا کرے کہ ہمارا اس جماعت میں داخل ہونا صحیح معنوں میں داخل ہونے کے مترادف ہو۔ ہم ایسے اعمال کریں جن سے یہ دنیا بھی سنورے اور اگلی دنیا بھی سنورے۔ اور ہم ایک سرسبز ٹہنی کی طرح ہوں جو پھل لائے۔ یہاں بھی پھل لائے اور اگلی دنیا میں بھی۔ یہاں بظاہر پھل نہ بھی لائے تو کوئی حرج نہیں یہ وقت تو گزر ہی جاتا ہے۔ اگلی دنیا میں ضرور پھل لائے۔ پس ہم سب کو اس بات پر غور کرنا چاہئے۔ اور لحظہ بہ لحظہ غور کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

سعیٔ پیہم کے یہ انداز دیئے ہیں میں نے
شوقِ پرواز میں پر کاٹ لئے ہیں میں نے
میکدہ سے نہ ملی دُرد تہِ جام تو کیا
کچھ نہ پی کر بھی کئی جام پیئے ہیں میں نے

ابو الاقبال

# غزل

ہر ایک شخص ہمیں حسبِ حال لگتا ہے
وہ بے یقینی کہ جینا محال لگتا ہے

تمام حُسن اُسی کی مثال ہے شاید
جو ایک شخص ہمیں بے مثال لگتا ہے

یہ ان دنوں ہمیں کیسی اڑان حاصل ہے
کہ آسمان ہمیں پائمال لگتا ہے

جو اِک خیال مجھے سرفراز کرتا ہے
مرا جنوں بھی اُسی کا کمال لگتا ہے

اداس شام کا ہر ایک بیتتا لمحہ
نہ جانے کیوں مرے اندر کا حال لگتا ہے

کوئی بتائے کہ تفریق ہے کہ حاصل ہے
جو سال بعد نیا ایک سال لگتا ہے

اب اس غزل کی بھی تکمیل ہو گئی شاید
کہ اپنا حال ہمیں کچھ بحال لگتا ہے

آصف محمود باسط

## ہر فرد جماعت کو تحریک جدید میں شامل کیا جائے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) کا ارشاد ہے۔

آخر جو احمدی کہلاتا ہے وہ ایک مکان کی اینٹ بن چکا ہے وہ تحریک جدید کا ایک حصہ بن چکا ہے اس نے بیعت کرتے ہوئے یہ وعدہ کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع تحریک جدید کے سال نو کا اعلان فرما چکے ہیں۔ عہدیداران سے گزارش ہے کہ 31- دسمبر 95ء سے پہلے پہلے جملہ افراد جماعت پر مشتمل وعدہ جات تحریک جدید مرکز میں پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

## امداد طلباء مخیر احباب کی خدمت میں

### ضروری گزارش

○ شعبہ امداد طلباء اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

خلافت لائبریری ربوہ



ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

# افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

اب جہاں سے مضمون چھوڑا تھا وہاں سے پھر بات شروع کرتا ہوں (-) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کا ذکر کیا گیا ہے۔(-) حضرت موسیٰ پر جب خدا تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی اور ان کو حکم فرمایا کہ تو فرعون کی ظالم قوم کی طرف جا(-) کیوں وہ تقویٰ اختیار نہیں کرتے۔ کیوں وہ خدا خوفی کی راہ اختیار نہیں کرتے۔ (-) عرض کی اے خدا میں ڈرتا ہوں کہ مجھے جھٹلا نہ دیں۔ اب یہ جو لفظ ہے جھٹلانے کا۔ اس میں حضرت موسیٰ کا ذہن اس طرف نہیں جاتا کہ انبیاء کو ہمیشہ جھٹلایا جاتا ہے بلکہ خاص دلیل آپ کے ذہن میں ہے جس کو (کلام الٰہی) کھول کر بیان فرماتا ہے وہ کہتے ہیں وہ تقویٰ اختیار نہیں کرتے ٹھیک ہے پر میں بھی تو ایک بات سے ڈرتا ہوں اور وہ خوف میرا یہ ہے کہ وہ مجھے جھٹلا دیں گے اور کیوں جھٹلائیں گے (-) میرا سینہ باتیں بیان کرتے وقت کھلتا نہیں ہے۔ میں کوئی مضمون سوچ کر بیان کرنا چاہتا ہوں تو اپنے سینے میں تنگی محسوس کرتا ہوں اور یہ انسانی تجربہ کی بات ہے۔ ایک انسان بات ٹھیک بیان نہیں کر سکتا۔ طالب علم امتحان میں بعض باتیں جانتے ہوئے بھی پیش نہیں کر سکتے۔ یہ ضروری نہیں کہ جو طالب علم ناکام رہے یا کم نمبر لے وہ ضرور ہی نالائق ہو گا۔ بعض دفعہ اس بے چارے کو بات پیش کرنے کا سلیقہ نہیں آتا۔ تو حضرت موسیٰ نے اسی طرح اللہ سے عرض کیا(-) اور میری زبان بھی نہیں کھلتی۔ کہا جاتا ہے حضرت موسیٰ ہکلا کر بولتے تھے (-) اس لئے میرا مشورہ یہ ہے کہ ہارون کی طرف وحی بھیج دے۔ اب یہ عجیب دلچسپ دعا ہے۔ عاجزی بھی ہے سادگی بھی کیسی پیاری۔ کہ اللہ تعالیٰ کو بتا رہے ہیں کہ ان باتوں کو سوچ کر میں نے یہ اندازہ لگایا ہے کہ زیادہ مناسب ہو گا کہ ہارون کو نبی بنایا جائے اور مزید اصل بات آخر پر نکلی ہے (-) مشکل یہ ہے کہ مجھ پر ایک گناہ ہے جس کے لئے اس قوم کو میں جواب دہ ہوں۔ اور غلطی سے مجھ سے ان کا ایک آدمی مر گیا تھا۔ اب اگر عام حالات میں نبی کو جھٹلائیں تو وہ تو ہے ہی جھٹلانا۔ لیکن اگر جرم بھی ہو اور پتہ ہو کہ نبی نہیں ہے یہ جھوٹا ہے۔ پھر تو بڑھ چڑھ کر زیادہ غصے کے ساتھ پہلے نقصان کا بدلہ اتاریں گے اور پہلے گناہ کی جزا دیں گے۔ تو یہ تھا اصل قصہ۔ جس کی وجہ سے اپنے آپ کو بیچ میں سے نکال ہی دیا کہ اے اللہ ان سب حالات میں بہتر یہی ہے کہ تو موسیٰ کی بجائے ہارون کو نبی بنا دے (-) فرمایا کہ خبردار موسیٰ ضرور جاؤ لیکن تم دونوں جاؤ۔ اب دعا قبول بھی فرمالی اور وہ جو خوف تھا وہ بھی دور کر دیا۔ (-) ہلاکت کا ڈرانا نہیں بلکہ امید کو زیادہ یقینی طور پر پیش کرنا ہے۔(-) مراد یہ ہے کہ جو باتیں تو سوچ رہا ہے تیرے توہمات ہیں ان میں کوئی بھی حقیقت نہیں ہے۔ ہو کیسے سکتا ہے کہ خدا کے تم نمائندہ ہو اور خدا کی مرضی کے سوا کوئی تم پر ہاتھ ڈال بیٹھے۔(-) تم دونوں جاؤ(-) ہمارے نشانات لے کر(-) میں تمہارے ساتھ سننے والا ہوں۔ (-) اس دعا کے جواب سے پتہ چلتا ہے کہ ساتھ ہی حضرت موسیٰ کو کچھ قبولیت کی خوشخبری بھی دے دی گئی تھی۔ کیونکہ تثنیہ سے خطاب معاً" جمع میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ فرمایا تم دونوں جاؤ ہمارے نشان لے کر۔ (-) میں تمہارے ساتھ کھڑا ہوں تمہاری التجاؤں کو سن رہا ہوں گا۔ پس وہ جو ساحروں کی دعا تھی اس کے سننے کی خوشخبری بھی اس آیت میں پہلے کلام میں حضرت موسیٰ کو دے دی گئی تھی کہ تم ڈرتے کس بات سے ہو تم بڑھو گے۔ ایک سے دو میں نے تمہیں بنایا ہے۔ تم دو بھی نہیں رہو گے۔ دو سے تین چار ایک قوم بنتے چلے جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ کھڑا تمہاری التجاؤں کو سن رہا ہو گا۔ وہ کون ہو سکتا ہے جو تم پر ہاتھ ڈالے۔(-) اور فرعون کے پاس جاؤ اور دونوں اس سے یہ کہو کہ ہم خدا کے رسول ہیں۔ خدا کے ایلچی ہیں۔ یہاں جمع کا صیغہ استعمال نہیں فرمایا بلکہ واحد کا صیغہ استعمال فرمایا ہے (-) یعنی ان دو میں کوئی فرق نہیں تھا کہ دو الگ الگ رسول ہوں۔ ایک ہی مشن پر ان دونوں کو فائز فرمایا گیا تھا۔ اور اپنی مجموعی حیثیت میں وہ ایک ہی رسول کے مقام پر فائز تھے۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ دعا ہم عام حالات میں کیسے مانگیں گے۔ کسی کو خدا ایسے مقام پر فائز کرے یا ایسے حالات ہوں تو پھر یہ دعا اس سے مانگی جائے لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ ان دعاؤں کے اندر بعض مخفی التجا کی کیفیات ہیں جو ایک عاجز بندے کے کام آجاتی ہیں جب وہ موسیٰ کے رنگ میں ڈوب کر یا کسی اور گزشتہ نبی کی دعا کو یاد کرتے ہوئے اس کے رنگ میں ڈوب کر یہ دعائیں کرتا ہے۔ اپنے عجز اور بے بسی کی کیفیت کے لئے ایسی حالت میں جب کسی سے کوئی گناہ کسی کا سرزد ہو گیا ہو کسی سے خوف کھاتا ہو تو حضرت موسیٰ کی یہ دعا حضرت موسیٰ کے رنگ میں ڈوب کر اگر کی جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ انسان کی دوسری ضروریات میں بھی کام آ سکتی ہے۔

حضرت لوط کی ایک دعا بیان فرمائی گئی ہے (-)

(-) اے میرے رب مجھے اور میرے اہل کو نجات بخش ان باتوں سے جو میری قوم کرتی ہے۔ یہاں جسمانی نجات کی دعا نہیں ہے جو اس کے ذیل میں آئی تھی۔ اصل میں ایک ایسے گناہ سے نجات کی دعا ہے جو ساری قوم میں وبا کی طرح پھیل چکا تھا اور ساری قوم میں سرائیت کر گیا تھا۔ ایسے موقعہ پر دعا کے بغیر انسان صحیح معنوں میں ایسی قومی بدیوں سے بچ نہیں سکتا۔ پس جب مثلاً انگلستان میں رہنے والے یہ دیکھتے ہیں کہ بعض بدیاں یہاں پھیلی ہوئی ہیں۔ امریکہ میں رہنے والے دیکھتے ہیں کہ بعض بدیاں وہاں پھیلی ہوئی ہیں تو ان کے لئے بھی یہ دعا کرنی چاہئے۔ ورنہ یہ بدیاں اس طرح فضا میں سرائیت کر چکی ہوتی ہیں کہ ہر سانس میں انسان ان کو لے رہا ہوتا ہے۔ ٹیلی ویژن آن کرے۔ ریڈیو آن کرے۔ بازاروں میں چلے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ان بدیوں سے کلیتہ" بچ کر نکل سکے۔ پس یہ دعا ہمیں سکھاتی ہے کہ نجات صرف ظاہری نجات کی دعا نہیں ہوتی بلکہ بدیوں سے روحانی نجات بہت بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ اور جو روحانی نجات حاصل کرتا ہے اس کے لئے بدنی نجات خود بخود عطا ہو جاتی ہے۔ پس حضرت لوط اگر صرف بدنی نجات مانگتے تو اس کے اندر روحانی نجات شامل نہیں تھی مگر جب روحانی نجات مانگی تو اس میں بدنی نجات شامل ہو گئی۔

پس وہ لوگ جو مثلاً امریکہ میں رہتے ہیں۔ مجھے ایک طالب علم کی والدہ کا خط ملا۔ انہوں نے یہ لکھا کہ میرے دو بچے ہیں ان میں سے ایک نے جو فلاں یونیورسٹی میں امریکہ میں پڑھتا ہے مجھے لکھا ہے کہ یہاں طالب علموں کی بھاری اکثریت نشہ کرتی ہے۔ اور یونیورسٹی میں یہ فیشن ہے اور اس کے علاوہ دوسری بدیوں کا ذکر تھا کہ یہ بھی کرتے ہیں اور جو نہیں کرتے وہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہم میں رہنے کا حق نہیں رکھتے۔ یہ ہم سے الگ ایک مخلوق ہے اور پوری کوشش کی جاتی ہے کہ وہ لتیں ان کو بھی ڈال دیں۔ تو اس نے اپنی والدہ کو دعا کے لئے لکھا تھا کہ دعا کے ذریعہ میری مدد کریں ورنہ یہ بڑا مشکل کام ہے۔ پس جو طالب علم امریکہ جاتے ہیں میں ان کو ہمیشہ یہی نصیحت کرتا ہوں کہ وہاں تم کوشش تو ضرور کرو گے بچنے کی لیکن یہ دعا ضرور کرتے رہنا۔ چنانچہ والدہ نے جب مجھے دعا کے لئے لکھا تو اس بات کی تصدیق ہو گئی کہ میرے جو خطرات تھے وہ درست تھے یورپ میں بھی خرابیاں ہیں لیکن جتنی بدیاں اس وقت امریکن یونیورسٹیوں میں اخلاقی لحاظ سے پھیلی ہوئی ہیں میرا خیال ہے دنیا کے پردے پر اس کی کوئی مثال نظر نہیں آتی۔ پاکستان میں کثرت سے پھیل رہی ہیں نشہ بہت عام ہو رہا ہے تو وہاں سے جو لوگ ہجرت کرتے ہیں۔ ہجرت سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ قوم کی بداعمالیوں سے نجات کی دعا مانگا کریں اور اس کے لئے حضرت لوط کی یہ دعا ہمارے لیے ایک نمونہ ہے (-) اے میرے رب مجھے بھی اور میرے اہل کو بھی ہر اس بدی سے نجات بخش جو یہ کرتے ہیں۔

حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک دعا ہے(-) اے میرے اللہ! میری قوم مجھے جھٹلا بیٹھی ہے۔ (-) اب میرے اور ان کے درمیان فرق کر کے دکھا دے (-) اور مجھے اور مومنوں کو نجات بخش۔ اب یہ بظاہر محض بدن کی نجات کا ذکر چل رہا ہے لیکن اس دعا کو آپ غور سے پڑھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ یہ مضمون اس کی نسبت زیادہ گہرا ہے جو دکھائی دیتا ہے۔ آپ نے پہلے یہ دعا کی ہے کہ قوم مجھے جھٹلا بیٹھی ہے اب ہمارے درمیان تمیز کر دے کہ کون پاک ہے کون ناپاک ہے۔ اور تمیز اس طرح کر کہ پاکوں کو بچا لے اور ناپاکوں کو ہلاک کر دے پس یہاں بدنی نجات کی دعا نہیں تھی۔ روحانی نجات کی دعا تھی بدنی نجات کو اس کا نشان بنا کر مانگا گیا تھا۔ اب دعا غور سے سنیں (-) حضرت نوحؑ نے عرض کیا اے میرے رب! میری قوم مجھے جھٹلا بیٹھی ہے۔ یعنی اب اس سے کوئی امید باقی نہیں رہی۔(-) اب میرے اور ان کے درمیان (-) نمایاں فرق کر کے دکھا دے۔ کہ دنیا دیکھ لے کہ کون پاک تھا اور کون تجھے پیارا تھا اور کون ناپاک اور کون تیری نظر میں مغضوب تھا۔ اور نشان کیا ہو اس فتح کا وہ یہ ہے کہ (-) مجھے اور وہ لوگ جو مجھ پر ایمان لائے ہیں ان سب کو اس ہلاکت سے بچا لے جو اس قوم کا مقدر ہو چکی ہے۔ (-) اور ہم نے اسے اور جو کچھ اس کے ساتھ تھے۔ ایک بھری ہوئی کشتی میں نجات دی۔ اس سے پہلے ایک بھری ہوئی کشتی کا ذکر گزر چکا ہے جس میں سوائے خدا کے ایک نبی کے ساری قوم کے لئے جگہ تھی وہ اس بھری کشتی میں نہ صرف یہ کہ خود نجات نہیں پا سکا بلکہ وہ باقی قوم کے لئے بھی خطرہ بن گیا کہ اگر یہ ہوا تو کشتی ڈوبے گی۔ اگر یہ نکلے گا تو کشتی بچے گی۔ تو وقتی طور پر جب خدا کی رحمت کا سایہ آزمائش کے لئے بھی اٹھتا ہے تو کتنا ہولناک منظر پیدا ہو جاتا ہے۔ یہاں اب بالکل برعکس منظر ہے۔ فرمایا۔ جا شوق سے جتنے مومن ہیں وہ بھی کشتی میں بھر لے اور ہر قسم کے ضرورت کے جانوروں کے نمونے بھی بھر لے۔ ہم یہ وعدہ کرتے ہیں کہ بھری ہوئی کشتی میں تمہیں ان طوفان خیز موجوں سے نجات بخشیں گے۔ اور فرمایا کہ ہم نے ایسا ہی کیا(-) پس اس کے بعد ہم نے باقی سب کو غرق فرما دیا(-) اس میں ایک بہت بڑا نشان ہے لیکن افسوس کہ اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کی ایک دعا ہے جس کے ساتھ ایک گہرا مضمون وابستہ ہے۔ لیکن وہ میں بعد میں بیان کروں گا۔ اب وقت نہیں ہے پہلی دعا جو ہے اس کا مختصر ذکر میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ (بعد میں جو ایک ایسی دعا ہے جس کے ساتھ کلام الٰہی کی صداقت کا ایک نشان وابستہ ہے اس کا ذکر بعد میں تفصیل کے ساتھ کروں گا۔ اس دعا کے ساتھ بھی اس کا تعلق ہے لیکن دو تین دعائیں اکٹھی ہیں جن کا اللہ نے

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں منیر احمد بانی

# حضرت میاں محمد صدیق بانی صاحب

میاں منیر احمد صاحب بانی نے اپنے والد ماجد حضرت محمد صدیق صاحب بانی کے متعلق درجہ ذیل تاثرات کا اظہار کیا ہے۔

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ ہر باپ اپنی اولاد کے لئے قابل احترام ہوتا ہے۔ دینی لحاظ سے بھی اور اخلاقاً بھی۔ ہر مذہب نے والدین کے اکرام کو قائم کیا ہے۔ اور ہر سوسائٹی نے اس کی تلقین کی ہے۔ اسی مسلّمہ حقیقت کی رو سے میرے والد محترم بھی بہت زیادہ تعظیم اور اکرام کے قابل تھے۔ میرے لئے بھی اور میرے بہن بھائیوں کے لئے بھی۔ اس کے ساتھ ہی آپ کی ساری اولاد کو آپ کی ذات پر فخر بھی ہے کیونکہ انہوں نے نہ صرف دنیوی امور میں ہماری بہترین رہنمائی فرمائی۔ اور ہمیں اپنے مستقبل کو سنوارنے کے قابل بنایا بلکہ اپنے نیک نمونہ اور نیکی کی مسلسل تلقین و تاکید سے ہمیں ہمیشہ صراط مستقیم پر چلنے کی ہدایت کی۔ اور ہم سب بہن بھائی اس امر کے گواہ ہیں کہ انہوں نے تربیت اولاد کے بارہ میں اپنا فرض کماحقہ 'ادا کیا۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے گہری وابستگی' نظام امامت سے انتہائی عقیدت' مالی قربانیوں کے میدان میں گوئے سبقت لے جانے کی کوشش' آپ کے خاص عنوانات ہوتے تھے۔ جب وہ گھریلو مجلس میں ہم سب کے درمیان بیٹھے ہوئے ہوتے تھے' اللہ کا شکر ہے کہ ہم نے اپنے اپنے ظرف کے مطابق ان قیمتی نصائح کے اسباق یاد کئے۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمارے والد صاحب مکرم کو اپنے قرب کا مقام بخشے۔ اور ہمیں بھی ہمیشہ اعلیٰ اخلاق اور قربانیوں کی توفیق بخشتا رہے۔ آمین۔

ان کی زندگی کے بعض واقعات بغرض حصول ثواب و تحریک دعا پیش کر رہا ہوں:۔

(1) والد صاحب مکرم کو سلسلہ عالیہ احمدیہ سے بے انتہا محبت تھی اتنی کہ ہم علی وجہ البصیرت یہ شہادت دے سکتے ہیں کہ ان کی زندگی کے اکثر تخلیئے اس سوچ میں گزرے کہ وہ اپنے وسائل کی حد تک جماعت کی کیا خدمت بجا لا سکتے ہیں۔ اور پھر عملاً اپنی ان سوچوں پر خود عمل کیا اور اپنے اہل خانہ سے مشورے بھی کئے۔ جب بھی کوئی مرکزی تحریک یا مرکز کے بزرگوں کی طرف سے کوئی تحریک آتی تو آپ تمام افراد خانہ کو جمع کر کے کسی سے چٹھی پڑھواتے اور پھر ایک ایک سے مشورہ لیتے اور آخر پر اپنی رائے دیتے جو سب کی بیان کردہ رقوم سے بڑھی ہوئی ہوتی اور اسی پر عمل ہوتا۔ ان مشوروں کی حکمت یہ تھی کہ ہمیں بھی ان امور کا علم ہوتا رہے۔ اور سلسلہ عالیہ کی خدمت کا جذبہ ہمارے اندر بھی راسخ ہوتا چلا جائے۔ ان کے اس پر حکمت طریق کار سے ہم سب کو بہت فائدہ پہنچا۔

آپ کو خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ والہانہ محبت تھی جو کہ فدائیت کا رنگ رکھتی تھی۔ یہ جذبہ عقیدت کی حد تک محدود نہ تھا بلکہ آپ اسے ایمان کامل کے لوازمات میں سے ایک اہم لازمہ سمجھتے تھے۔ اس حقیقت سے کون مخلص احمدی انکار کر سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں دین حق کی خدمت کے لئے جس خاندان کو چنا ہے اس کے ساتھ محبت اور عقیدت کا یہی رنگ ہونا چاہئے۔

اور یہ اسی فدائیت کا مظاہرہ تھا کہ جماعت کے ایک بہت ہی مخلص اور مخیر دوست جن کے خاندان نے اپنے زمانہ عروج و استطاعت میں ایک طویل عرصہ تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بے لوث خدمت کی تھی۔ جب انقلابات زمانہ کی زد میں آکر شدید مصائب میں مبتلا ہو گئے تو والد صاحب کے نام خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک محترم فرد (حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ) کا پیغام پہنچا کہ آپ کو اس دوست کی مدد کرنا چاہئے۔ چنانچہ ایک لحہ کی تاخیر کے بغیر آپ نے اس دوست کو خط لکھ کر دریافت کیا کہ آپ کو اپنی موجودہ مشکلات کے لئے کتنی مالی اعانت درکار ہے۔ ان کا جواب آیا..... ہزار روپے کی ضرورت ہے لیکن قرضہ حسنہ کی صورت میں۔ آپ نے فی الفور یہ رقم ان کی طرف بھجوادی اور دینی حکم کے مطابق ان سے تحریر لے لی۔ اس واقعہ کے کافی عرصہ بعد الفضل میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا کہ بروز قیامت اللہ تعالیٰ انسان کے تمام گناہ' اگر چاہے گا تو معاف کر دے گا سوائے قرض کے۔ اس مضمون سے متاثر ہو کر اس دوست نے والد صاحب کو ایک خط تحریر کیا کہ میں اپنی عمر کے آخری دور میں گزر رہا ہوں اور آپ کے قرض حسنہ کی ادائیگی کی کوئی صورت نظر نہیں آرہی ہے اسلئے وہ قرض آپ معاف کر دیں۔ یہ خط پڑھ کر والد صاحب پر سخت رقت طاری ہو گئی۔ اور اس مخلص دوست کی زمانہ عروج کی قربانیاں یاد کر کے آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ اور جس طرح فراخدلی کے ساتھ آپ نے قرض حسنہ کی رقم دی تھی اسی وسعت قلبی کے ساتھ معاہدہ قرض کا سٹامپ نکال کر اس دوست کو بھجوادیا۔

(2) تقسیم ملک کے بعد قادیان کے موجودہ محلہ احمدیہ کے تمام مکانات کو حکومت نے متروکہ جائیداد قرار دے دیا تھا۔ اور اس کے بدلے میں صدر انجمن احمدیہ قادیان سے ایک خطیر رقم کا مطالبہ کیا جو سات آٹھ لاکھ کے قریب تھی۔ اس زمانہ میں حالات ایسے تھے کہ اس قدر رقم کی ادائیگی انجمن کے بس کی بات نہ تھی اور ان کا جماعت کے پاس رہنا ضروری تھا۔ حکومت کی مطلوبہ رقم کی عدم ادائیگی کی صورت میں خطرہ تھا کہ حکومت ان کو نیلام کر دے گی۔ اور انجمن کے لئے شدید ترین مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ والد صاحب کو جب یہ اطلاع پہنچی تو آپ بہت مغموم ہوئے۔ لیکن (انہوں نے) یہ مصمم ارادہ کر لیا کہ وہ جماعت پر ناقابل برداشت پریشانیوں کا وقت نہیں آنے دیں گے اور اپنی ساری جائیداد و املاک فروخت کر کے بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نیتوں کا جاننے والا ہے۔ ایک طرف صدر انجمن احمدیہ پیش آمدہ حالات سے شدید پریشانی کے ساتھ نپٹ رہی تھی۔ دوسری طرف والد صاحب وہ عہد کر رہے تھے جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن آسمان پر اللہ تعالیٰ کی ایک تقدیر بھی کارفرما تھی۔ چنانچہ چند ہی روز بعد حکومت سابقہ مطالبہ کو کم کر کے قریباً اڑھائی لاکھ لے لینے پر رضامند ہو گئی۔ اور وہ بھی تین اقساط میں ........... اس فیصلہ کی اطلاع پا کر والد صاحب کو بے اندازہ مسرت ہوئی۔ اور حصول ثواب کی خاطر آپ نے ........ بہشتی مقبرہ اور اس سے ملحقہ جائیداد کی کل قیمت ادا کر دی۔

---

محمد منظور احمد خان ایاز

# میرا خاندان

1۔ ہمارے خاندان کے آباء و اجداد ایک صدی قبل لودھران جو اس وقت نئی آبادکاری کے مراحل میں ایک نہایت پسماندہ قصبہ تھا۔ جسے اب ضلع کا درجہ حاصل ہے آکر آباد ہوئے اس وقت یہاں صرف ایک احمدی گھرانا جس کے سربراہ حضرت بانی سلسلہ کے رفیق حضرت شیخ محمد سلطان محمود سوداگر چرم تھے۔ جن کے ذریعہ ہمارے دادا جان بختاور خاں مع اپنے فرزندان عم محترم خان محمد نواب خان والد محترم خان محمود خان حضرت امام جماعت ثانی کے ابتدائی دور میں 1915ء میں جماعت احمدیہ سے منسلک ہوئے چونکہ فوراً بعد دادا جان کی وفات ہو گئی اس لئے ان کے حالات میسر نہیں آسکے۔

2۔ عم محترم خان محمد نواب خان علاقہ کے معروف رئیس اور زمیندار تھے۔ جماعت کے لئے ان کی مالی قربانیوں میں جماعت کے لئے بیت الذکر کی تعمیر قابل ذکر ہے۔ آپ کا اسم گرامی تحریک جدید کے پانچ ہزار مجاہدین میں شامل ہے۔

3۔ والد محترم خان محمود خان نے تا وفات 1954ء جماعت کے مختلف عہدوں سیکرٹری مال خطیب اور سالہاسال بحیثیت صدر جماعت خدمات انجام دیں۔

4۔ والدہ محترمہ کلثوم بیگم کا تعلق بھوپال کے رئیس گھرانے سے تھا۔ آپ نے اس دور افتادہ علاقہ میں نہایت سادگی سے باپردہ زندگی گذاری مستجاب الدعوات تھیں اکثر و بیشتر ان کی مقبولیت دعا کے پیش نظر رابطہ رہتا تھا 1976ء میں وفات ہوئی تمام عمر بے شمار بچوں کو کلام الٰہی ناظرہ پڑھایا۔ علاقہ کی اکثر آبادی آپ کی اس جاریہ نیکی کی مداح ہے آپ کو جماعت کے بزرگان سے بہت عقیدت تھی یہ ان کے لئے ہمیشہ فخر کا موجب رہا کہ امام وقت ان کا تیار کردہ کھانا بڑے ذوق اور شوق سے طلب کر کے کھایا کرتے تھے۔

5۔ خاکسار والدین کا اکلوتا بیٹا تھا۔ ملازم ہونے کے فوراً بعد اپنی ذاتی نگرانی میں نظام وصیت سے منسلک کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت لودھران اور ملتان بطور قائد مجلس خدام الاحمدیہ خدمات انجام دیں۔ انصار اللہ میں شمولیت کے بعد ملتان میں بطور جنرل سیکرٹری مغل پورہ لاہور بطور سیکرٹری صنعت و تجارت۔ اصلاح و ارشاد خدمات کے مواقع میسر آئے۔ 1939ء سے تا حال حضرت بانی سلسلہ کی کتب کے امتحانات کا بالالتزام شمولیت اور تواتر سے نمایاں کامیابی کا موقع مل رہا ہے۔

6۔ خاکسار کا بڑا بیٹا عزیز مقصود احمد خان جو جماعت اسلام آباد سے وابستہ ہے کو جماعت کے صد سالہ جشن پر اپنی پیشہ وارانہ مہارت سے سوینئر مرتب کرنے کی توفیق ملی۔ جس پر امیر مقامی محترم شیخ عبدالوہاب صاحب نے جماعت کی طرف سے اس گرانقدر خدمت پر حوصلہ افزائی کے لئے ایک گراں قدر کتاب اور ایک ہزار روپیہ نقد پیش کیا۔ ان کی شادی ایک نامور احمدی وکیل چوہدری نور محمد فاضل دہلوی جو خود اور ان کے فرزندان محمود اکبر۔ محمود اصغر۔ جماعت کے اہم عہدوں پر فرائض انجام دے رہے ہیں۔ بیٹے کی بیگم بڑی بہو عزیزہ امتہ الباسط سال ہا سال سے لجنہ اماء اللہ اسلام آباد کی سیکرٹری مال ہے ان کا اکلوتا بیٹا عزیز محمد عثمان وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔

7۔ دوسرے بیٹے عزیز مسعود احمد عامر کی شادی مکرم کیپٹن چوہدری عبدالخالق صاحب سابق سیکرٹری تحریک جدید راولپنڈی کی صاحبزادی امتہ الباسط ایم۔اے سے ہوئی۔

8۔ میری ایک بیٹی عزیزہ خالدہ کلثوم اہلیہ چوہدری منیر اکبر کا اکلوتا بیٹا عزیز طلال احمد وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ ان کا تعلق رفیق بانی سلسلہ حضرت فیض علی آف ایمن آباد کے خاندان سے ہے۔

باقی صفحہ 5 پر

خلافت لائبریری ربوہ

ڈاکٹر نور احمد ---------------- پندرہ روزہ اپنا گھر کے شکریہ کے ساتھ

# کیمیائی آلودگی

کیمیائی آلودگی کی مختلف اقسام ہیں جن میں سے دو اقسام خاص اہمیت کی حامل ہیں ان میں سے ایک فضا کی آلودگی اور دوسری پانی کی آلودگی ہے۔

صنعتی کارخانوں' کاروں' بسوں' رکشا وغیرہ کی بہتات کی وجہ سے تمام بڑے بڑے شہروں میں بہت ہی زیادہ مقدار میں اخراج شدہ مواد ہوا میں شامل ہو رہا ہے جس کی وجہ سے فضا اتنی آلودہ ہو رہی ہے کہ اس سے انسانوں' جانوروں اور نباتات کو شدید خطرہ لاحق ہو گیا ہے اور اگر اس آلودگی کو چیک نہ کیا گیا اور اس کے روکنے کے کچھ انتظامات نہ کئے گئے تو قوی امکان ہے کہ پچاس سال کے عرصے میں بڑے بڑے صنعتی شہروں میں ان کے لئے رہنا اور اطمینان کا سانس لینا دشوار ہو جائے۔

کیمیائی آلودگی سے مراد فضا میں ہوا کے ساتھ غیر پسندیدہ عناصر کی موجودگی ہے۔ یہ غیر پسندیدہ عناصر صنعتی کارخانوں اور گاڑیوں وغیرہ سے خارج ہونے والی گیسوں اور ٹھوس ذرات پر مشتمل ہوتے ہیں وہ عناصر جو ابتدائی طور پر فضائی آلودگی کے نوے فیصد تک ذمہ دار ہیں۔ ان کی پانچ قسمیں ہیں۔ 1۔ کاربن مونو آکسائیڈ' 2۔ نائیٹروجن آکسائیڈ' 3۔ ہائیڈرو کاربن' 4۔ سلو آکسائیڈ' 5۔ ٹھوس ذرات' فضا کو آلودہ کرنے والے ان عناصر کے اخراج کا سبب چار بڑے بڑے ذرائع ہیں۔ جن میں ذرائع نقل و حمل بھی آلودگی میں سر فہرست ہیں اور شہروں میں 50 فیصد سے زیادہ آلودگی کے ذمہ دار ہیں۔ ان کی وجہ سے پانچوں اقسام کی آلودہ کرنے والی چیزوں کا اخراج ہوتا ہے لیکن سب سے زیادہ اخراج کاربن مونو آکسائیڈ جیسی زہریلی گیس کا ہوتا ہے اس کے علاوہ سیسے کے ذرات بھی خاصے ہوتے ہیں اور اگر گاڑی کی صحیح دیکھ بھال وغیرہ نہ ہوئی ہو تو اس آلودگی کی مقدار اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

**ایندھن کا جلنا:۔** کیمیائی آلودگی کا دوسرا بڑا ذریعہ ایندھن کا جلنا ہے اس کی وجہ سے سلو آکسائیڈ اور نائیٹروجن آکسائیڈ کی کثیر مقدار فضا میں شامل ہو کر اسے آلودہ کر دیتی ہے۔

**کارخانے:۔** کارخانوں کی چمنیوں سے نکلنے والا دھواں فضائی آلودگی میں اہم کردار ادا کرتا ہے اس میں زیادہ تر ہائیڈرو کاربن اور ٹھوس ذرات شامل ہوتے ہیں۔

**ٹھوس ضائع شدہ مواد:۔** اس میں زیادہ تر کاربن مونو آکسائیڈ وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔

ٹھوس ذرات جو کہ فضائی آلودگی میں شامل ہوتے ہیں ان کا قطر ایک انچ کے ہزارویں حصے کے برابر ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ ہوا میں بہت عرصہ تک معلق رہتے ہیں اور یہ ذرات صحت کے لئے بے حد نقصان دہ ہوتے ہیں یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ایک مربع میل کے آس پاس زمین سے تقریباً دس فٹ کی اونچائی تک تیس ہزار ٹن ہوا ہوتی ہے اور اس ہوا کو آلودہ کرنے کے لئے صرف تیس کلو مواد کافی ہے کسی وجہ سے یہ ہوا سانس لینے کے لئے ناخوشگوار ہو سکتی ہے لیکن خوش قسمتی سے ساری آلودگی اوپر کی طرف اٹھتی چلی جاتی ہے اور صاف اور تازہ ہوا مسلسل اوپر سے آکر اس کی جگہ لیتی رہتی ہے۔ اگر یہ قدرتی نظام خدانخواستہ کسی وجہ سے فیل ہو جائے تو یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ آدھے گھنٹے کے اندر اندر سانس لینا مشکل ہو جائے اور پانچ دس گھنٹے کے اندر آدمی کی موت دھم گھٹنے سے واقع ہو جائے۔

آلودہ ہوا نہ صرف ہمارے کپڑوں' فرنیچر' جلد اور پھیپھڑوں وغیرہ کو متاثر کرتی ہے بلکہ دھاتوں کو زنگ لگتا ہے۔ عمارتیں جلد بوسیدہ ہو جاتی ہیں نباتات اگنے کا عمل رک جاتا ہے اور وہ سیاہ ہو جاتے ہیں سورج کی روشنی کم ہو جاتی ہے جراثیم کی تعداد بہت حد تک بڑھ جاتی ہے اور بیماریوں کے لئے قدرتی رکاوٹ بے حد کم ہو جاتی ہے۔

پشاور یونیورسٹی کے نیشنل سینٹر آف ایکسلنس فزیکل کیمسٹری نے اس آلودگی کو ناپنے کے لئے کچھ تحقیق کی ہے اور اس تحقیق کے نتائج کو مختلف قومی اور بین الاقوامی جرائد میں چھاپا گیا ہے یہاں پر میں آپ کو اس تحقیق کے بارے میں مختصراً بتاتا چلوں۔ اس کام کی ابتداء ہم نے پشاور یونیورسٹی میں آلودگی کے ایک سروے سے کی اور اس میں بھی ہم نے اپنے آپ کو صرف اس آلودگی تک محدود رکھا جو کہ مختلف قسم کی ٹرانسپورٹ سے نکلنے والے دھویں اور ان میں شامل ذرات کی وجہ سے تھی یعنی کہ مختلف قسم کی بسوں' ٹرکوں' کاروں اور رکشاؤں سے جو دھویں کے ذرات نکل کر ہوا میں شامل ہو رہے تھے۔ انہیں ہم نے ناپا۔ دھواں ایک ایسی اصطلاح ہے جو کسی چیز کے نامکمل جلنے کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے لیکن جلد ہی ہوا کے ساتھ شامل ہو کر اتنا واضح دکھائی نہیں دیتا اور صرف نیلی سی دھند کی شکل میں نظر آتا ہے اور اس کے باوجود بھی نقصان کا ذمہ دار ہوتا ہے یہ زیادہ تر کاربن اور ہائیڈرو کاربن پر مشتمل ہوتا ہے اور ان ذرات کا سائز اتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ ایک اچھی خوردبین سے بھی ان کا دیکھنا محال ہے۔

اس سروے کے دوران ہم نے یہ معلوم کیا کہ صبح سات بجے سے رات کے نو بجے تک یونیورسٹی کی فضا میں 41 کلوگرام یا 91 پونڈ دھویں کے ذرات چھوڑے جاتے ہیں۔ یونیورسٹی کی فضا تو نسبتاً صاف و شفاف ہے اس کا یہ حال ہے تو شہر کی فضا کا کیا حال ہو گا؟

(پندرہ روزہ اپنا گھر 30-16 نومبر 95ء)

---

بقیہ صفحہ 3

چاہا تو آئندہ جمعہ میں ذکر کیا جائے گا)

حضرت سلیمان علیہ السلام نے عرض کی (-) انہوں (حضرت سلیمان علیہ السلام) نے یہ دعا کی کہ اے خدا مجھے توفیق عطا فرما (-) میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کر سکوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر فرمائی (-) اور میں نیک اعمال بجالاؤں (-) جن سے تو راضی ہو (-) اور مجھے اپنی رحمت کے ساتھ اپنے صالح بندوں کے گروہ میں داخل فرمالے۔ حضرت سلیمان کی یہ دعا اس موقع پر بیان ہوئی ہے جب وہ اپنے لشکر سمیت وادی نملہ میں داخل ہوئے اور عام طور پر لوگ یہ کہتے ہیں کہ ایک چیونٹی تھی جس نے حضرت سلیمان کو دیکھ کر اپنی باقی چیونٹی بہنوں کو متنبہ کیا کہ یہ ایک بہت بڑا جابر بادشاہ آگیا ہے اور بہت بڑی فوج لے کر آیا ہے۔ اگر اس سے بچنا ہے تو بھاگ کر اپنے اپنے بلوں میں گھس جاؤ ورنہ اس لشکر کے پاؤں تلے روندی جاؤ گی۔ یہ بات حضرت سلیمان نے جن کو علماء یہ بیان کرتے ہیں کہ ظاہری طور پر منطق الطیر عطا ہوئی تھی یعنی پرندوں کی بولی ظاہر میں بھی عطا ہوئی تھی اور دنیا کے ہر قسم کے پرندوں کی زبان وہ سمجھتے تھے مگر سوال یہ ہے کہ یہ تو چیونٹی تھی "منطق الطیر" میں چیونٹی بیچاری کہاں سے داخل ہو گئی۔ اس لئے "نمل" سے مراد چیونٹی لینا درست نہیں ہے۔ "نملہ" ہے اصل میں جو ایک قوم کا نام تھا۔ اور حضرت سلیمان جب لشکر کشی کر رہے تھے تو ایک ایسی قوم پر سے گزرے جس قوم کے ایک فرد نے اپنی قوم کو متنبہ کیا کہ اپنی اپنی پناہ گاہوں میں چھپ جاؤ اور غائب ہو جاؤ۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہاڑی علاقہ تھا یا ایسی جگہیں تھی جہاں غاروں میں چھپا جا سکتا تھا۔ چنانچہ بجائے اس کے کہ وہ قوم ایک لشکر کے سامنے آتی اور اس کے نتیجے میں اس کو خطرات درپیش ہوتے تو مشورہ دینے والے نے یہ مشورہ دیا۔ حضرت سلیمان کو اللہ تعالیٰ نے یہ بات سمجھا دی کہ اس طرح یہ تجھ سے خوف کھا رہے ہیں اس پر انہوں نے عرض کی (-) کہ اے خدا میں دنیا کے بادشاہوں جیسا تو بادشاہ نہیں ہوں تو نے مجھ پر ایک عظیم الشان نعمت کی اور میرے والدین پر بھی ویسی ہی نعمت فرمائی۔ مجھے توفیق عطا فرما کہ میں نیک اعمال کروں ایسے نیک اعمال جن سے تو راضی ہو۔ اگر عام بادشاہوں کی طرح میں نے اپنی فتوحات کے نتیجے میں یا لشکر کشی کے دوران کمزوروں کو کچلا اور مسلا اور بے بسوں پر ظلم کیا تو پھر میں اس نعمت کی خلاف ورزی کر رہا ہوں گا۔ یہ معنی ہیں اس کے۔ (-) اور اپنی رحمت کے صدقے اپنی رحمت کی عطا کے طور پر مجھے نیک بندوں میں شامل فرمالے۔

یہ دعا اس وقت کے کام کی دعا ہے جب انسان کو خدا تعالیٰ بنی نوع انسان کے ایک حصے پر کسی قسم کی فضیلت بخشے۔ کسی قسم کا ان کے ساتھ معاملہ کرنے کی طاقت بخشے اور اس کے نیچے کئی قسم کے خدمت گار ہوں۔ کئی لوگوں کے معاملات اس کے قبضہ قدرت میں ہوں۔ ایسے وقت میں بھی انسان کو محض اپنی عقل پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ جس طرح حضرت سلیمان جو بہت ہی صاحب عقل تھے اور سب سے بہتر مقام پر فائز تھے' یہ فیصلہ کرتے کہ کون مجرم ہے کون نہیں ہے۔ کس کو سزا دینی ہے۔ کس کو نہیں دینی ہے۔ لیکن اعلیٰ عقل کا سب سے بڑا تقاضا یہ تھا کہ وہ عاجزی کے ساتھ خدا سے دعا کرتے کہ اگر تو نے مجھے توفیق دی تو میں اس طاقت کا صحیح استعمال کر سکوں گا۔ اگر تو نے مجھے توفیق نہ دی تو میں اپنی عقل کے باوجود اس طاقت کا صحیح استعمال نہیں کر سکوں گا۔ خطرہ کہ ایسے اعمال سرزد ہوں جن سے تو ناراض ہو۔ اس لئے میری التجا یہ ہے کہ خواہ کتنی ہی مجھے حکومت' کیسا ہی غلبہ کیوں نہ عطا کر۔ مجھے توفیق عطا فرما کہ ہر حالت میں میرے اعمال تیری رضا کے مطابق ہوں۔ اور طاقت کے نشے میں میں کوئی غلطی نہ کر بیٹھوں پر ہر موقع' ہر محل کے مطابق ان لوگوں کی دعائیں (کلام الٰہی) میں محفوظ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام نازل فرمائے اور جن کی راہوں پر چلنے کی (-) دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کہ ان راہوں پر خدا کی رضا کے مطابق ہمیشہ قدم مارتے رہیں۔

(ذوق عبادت اور آداب دعا ص 341 تا 348)

---

بقیہ صفحہ 4

قارئین کرام سے درخواست دعا ہے کہ وہ ہمارے بزرگان کے درجات بلند فرمائے اور تمام اہل خاندان کو خادم دین اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

---

استقامت کے حصول کیلئے ابتدائی مدارج اور مراتب پر کسی قدر تکلیف اور مشکلات بھی پیش آتی ہیں لیکن اس کے حاصل ہونے پر ایک دائمی راحت اور خوشی پیدا ہو جاتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

عبدالحلیم سحر ایم.اے

# ڈائنوسارس DINOSAURS

ڈائنوسارس کی ہڈیاں غالباً پہلی دفعہ سینکڑوں سال پہلے ملیں۔ لیکن اس وقت یہ خیال کیا گیا کہ یہ جنوں اور بھوتوں کی ہیں۔ پہلا Fossil جو کہ ایک بڑے رینگنے والے جانور کے دانتوں کا تھا۔ یہ دانت 1822ء میں میری مینٹل نامی عورت نے دریافت کئے جو انگلستان کی رہائشی تھی۔ ڈاکٹر گڈ کن مینٹل میری کے خاوند نے ان ہڈیوں کا مطالعہ کیا اور ثابت کیا کہ یہ ہڈیاں Iguana Lizard کی طرح ہیں لیکن سائز اس سے بہت بڑا ہے۔ 1825ء میں اس نے ان کو Big reptile Iguanadon کا نام دیا۔ 1824ء میں سب سے پہلے ڈائنوسارس کا نام میگالوسارس رکھا گیا۔ ڈائنوسارس کے لفظ کے معنی ہیں۔ "خوفناک چھپکلی" لیکن یہ 1841ء سے پہلے تک دریافت نہیں ہوا تھا۔

ابھی تک ڈائنوسارس کی ہڈیاں دنیا کے مختلف حصوں سے مل رہی ہیں۔ بعض تو باقاعدہ ماہرین نے اکٹھی کی ہیں۔ لیکن شوقین لوگوں نے دلچسپ دریافتیں کی ہیں 1883ء میں بل والکر نامی شخص نے نیا ڈائنوسارس دریافت کیا جو Baryonyx کہلاتا ہے۔

ڈائنوسارس کے Fossils مٹی اور ریت کی بنی ہوئی چٹانوں میں بکھرے پڑے ہوتے ہیں یہ چٹانیں خیال ہے کہ آج سے 62 سے 225 سال قبل وجود میں آئیں۔ جن علاقوں سے ڈائنوسارس کے Fossil حاصل ہوتے ہیں یا ہو رہے ہیں ان میں جنوب مغربی امریکہ' مشرقی افریقہ صحرائے گوبی اور چین کے بعض حصے شامل ہیں۔ ڈائنوں سارس اس زمین پر رہنے والا اب تک کامیاب ترین جانور سمجھا جاتا ہے۔ لیکن یہ چند لاکھ سال پہلے مرگئے۔ یہ 65 لاکھ سال پہلے تک موجود تھے خیال ہے کہ اس وقت آب وہوا بہت زیادہ ٹھنڈی ہو گئی اور اس سیارے کی زندگی تبدیل ہو گئی جو جانور گرم آب وہوا والے تھے جیساکہ ڈائنوسارس ان کے لئے یہاں زندہ رہنا مشکل ہو گیا۔ بعض سائنسدانوں کے نزدیک اچانک موسمی تبدیلی سے یہ سب مرگئے یہ امکان اس وقت ہو سکتا ہے جب ایک بڑا شہاب ثاقب زمین سے ٹکرایا تھا اور مٹی کے بڑے بڑے تودے پھینکے تھے جس نے سورج کی روشنی روک دی۔

زمین پر ڈائنوسارس سے پہلے دودھ دینے والے جانور موجود تھے جیسے ہی ڈائنوسارس کا دور آیا یہ اس میں نشوونما نہ پا سکے اور زیادہ تعداد میں نہ بڑھے۔ یہ زیادہ تر چھوٹے جانوروں کو کھاتے جیسے کیڑے مکوڑے وغیرہ جیسے ہی ڈائنوسارس زوال پذیر ہوئے تو یہ دودھ دینے والے جانور زیادہ تعداد میں بڑھے شاید ان کے جسم کی ساخت نے ٹھنڈی آب وہوا کو قبول کیا۔ جیسے ہی ڈائنوسارس ختم ہوئے دودھ دینے والے جانوروں نے ان کی جگہ لے لی۔ چند لاکھ سال میں دودھ دینے والے جانور بہت زیادہ تعداد میں بڑھے ان میں پودے کھانے والے اور گھاس کھانے والے جانور شامل تھے۔ ان میں شترمرغ' ہاتھی' اونٹ اور گھوڑے وغیرہ شامل ہیں۔

Archaeo Pteryx ڈائنوسارس کا Fossil بہت اچھی طرح جانا جاتا ہے خیال ہے کہ یہ گم شدہ کڑی رینگنے والے جانوروں اور پرندوں کے درمیان ہے کیونکہ اس کے پرندوں کی طرح پر تھے لیکن اس کا ڈھانچہ بالکل اس طرح کا ہے کہ جیساکہ چھوٹے گوشت خور بھاگنے والے ڈائنوسارس کا ہے جس کا نام Compsognathus ہے۔ یہ صحیح طرح معلوم نہیں ہو سکا کہ ڈائنوسارس کے پر تھے لیکن بعض ڈائنوسارس کے پر تھے جو کہ جسم کے ساتھ سخت تھے۔ بعض سائنسدانوں کا خیال ہے۔ بازوؤں پر ابھری ہوئی ہڈیاں ڈائنوسارس کے پروں کو مدد دیتی تھیں۔ بہرحال یہ اڑنے کے لئے بہت چھوٹے بازو تھے۔

Archaeopteryx ڈائنوسارس کے بازوؤں اور دم پر پر تھے اور یہ آہستہ آہستہ اڑ سکتا تھا۔ ہو سکتا ہے یہ پرندہ درختوں پر چڑھ سکتا ہو۔ پر اور کندھوں کی خاص ہڈی کی ساخت اس بات کی تصدیق کرتی ہے یہ پرندے کی کوئی قسم ہے Archacopteryx کے پر تھے Fossils میں ان کے واضح نشانات ملے ہیں۔ اس کا خوردبینی مطالعہ اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ ان کی بناوٹ آج کل کے پرندوں کی طرح کی تھی۔ رینگنے والے جانوروں کی طرح اس کے چھوٹے چھوٹے دانت ہیں اور لمبی ہڈیوں والی دم ہے۔

سب سے بڑا ڈائنوسارس Sauropods کے گروپ سے تعلق رکھتا ہے۔ جس کا مطلب "رینگنے والے پاؤں" کئے جاتے ہیں ان میں جانی پہچانی قسم میں Diplodows اور Apatosaurs شامل ہیں۔ دوسرے Sauropods کی طرح ان کی گردن لمبی اور لمبی دم ہوتی ہے اور یہ چاروں پاؤں پر چلتے ہیں لیکن ان کی سامنے والی ٹانگیں لمبی ہوتی ہیں نسبتاً پچھلی ٹانگوں کے ان کے کندھے ان کی Hips سے اونچے ہوتے ہیں۔ ان کا سر زمین سے 13 میٹر اوپر اٹھ سکتا ہے۔

Brachiosaurus نامی ڈائنوسارس سب سے بڑا ہے جس کا تقریباً سارا ڈھانچہ ملا ہے۔ لیکن 1972ء اور 1979ء میں اس سے بڑے جانور کی ہڈیاں ملی ہیں۔ سب سے پہلا جانور جو ڈائنوسارس کی حیثیت سے شناخت کیا گیا وہ تقریباً 225 لاکھ سال پہلے موجود تھا۔ ڈائنوسارس کی ابتداء ایک چھوٹے سے ایک میٹر جانور سے شروع ہوئی جو پچھلی ٹانگوں پر دوڑتا تھا۔ Prolompsognathus ان میں سے ایک تھا۔ یہ چھوٹے جانور کھاتا تھا۔ Platosaurus پہلا بڑا ڈائنوسارس تھا جو کہ 6 میٹر لمبا تھا اور پودے کھاتا تھا۔

ابتدائی ڈائنوسارس پہلے جانور تھے جن کی ٹانگیں جسم کے نیچے تھیں۔ اس قسم کی بناوٹ دوڑنے میں بہترین مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اس سے تیزی سے شکار پکڑنے میں مدد ملتی ہے۔ اور دشمنوں سے بچاؤ میں بھی مدد ملتی ہے۔ یہ چیز ان کو دوسرے جانوروں پر فوقیت دیتی ہے۔

ڈائنوسارس کے مختلف قسم کے دانت ہوتے ہیں لیکن یہ سب کچھ ان کی خوراک پر منحصر ہے آیا وہ گوشت خور ہیں یا سبزہ کھانے والے ہیں بہرحال ان کے منہ دانتوں سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔

Heterodontosaurusa ڈائنوسارس اور اس کے قریبی یہ سب پودے کھانے والے جانور تھے یہ صرف 1.2M لمبے تھے ان کے تین مختلف قسم کے دانت تھے ان میں سامنے سے تیز' شکاری جانور کے بڑے دانت کی طرح' اور پچھلی طرف سے چبانے والے۔ 100 سال پہلے جنوبی جرمنی میں گوشت کھانے والے نوجوان ڈائنوسارس کا مکمل نمونہ ملا ہے۔ اس کی خاص بات اس کا سائز ہے یہ صرف 70 Cm لمبائی میں ہے۔ جس میں زیادہ تر دم نمایاں ہے۔

یہ مرغی کی جسامت کا جانور ہے یہ Compsgnathus کہلاتا ہے۔ اسی طرح کے چند ایک نمونے فرانس سے ملے ہیں۔ یہ اس سے تین گنا زیادہ لمبے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ چھوٹے ڈائنوسارس کیا کھاتے تھے جبکہ اس وقت کیڑے مکوڑے' چھوٹے دودھ دینے والے جانور اور رینگنے والے جانور موجود تھے۔ ان میں Compsongnathus تیز بھاگ سکتا تھا اور تیزی سے شکار کر سکتا تھا۔ اس کے ڈھانچے میں سے ایک چھپکلی ملی ہے جو معلوم ہوتا ہے اس کی آخری خوراک تھی۔

کیا زیادہ تر ڈائنوسارس بڑے سائز کے تھے شاید نہیں کیونکہ یہ بہت کم دیکھنے میں آیا کہ ایک جانور مرنے کے بعد Fossilized ہو سکے کیونکہ چھوٹے جانوروں کے جسم اور ہڈیاں نرم ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ آسانی سے کھائے جاتے ہیں اور ان کی ہڈیاں چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بکھر جاتی ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ کونسا ڈائنوسارس تیز ترین بھاگنے والا تھا ان میں Siruthiomimus ڈائنوسارس ہے اس کی بناوٹ شترمرغ کی طرح تھی۔ سوائے لمبی دم کے اس کی ٹانگیں لمبی پتلی اور سخت تھیں لیکن اس کے تین پنجے تھے یہ ڈائنوسارس 50 کلومیٹر فی گھنٹہ کے حساب سے بھاگ سکتا تھا اس کے کوئی دانت نہیں تھے لیکن اس کی چونچ بہت سخت تھی۔ غالباً یہ شترمرغ کی طرح پتے بیج اور چھوٹے چھوٹے جانور کھاتا تھا۔

Hypsilaplodon ڈائنوسارس 115 لاکھ سال پہلے رہتا تھا۔ کیونکہ یہ بناوٹ کے لحاظ سے بہت ہلکا تھا اس کے پنجے لمبے تھے یہ درختوں پر چڑھنے کے لئے آسانی پیدا کرتے تھے لیکن اس کے ڈھانچے کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد معلوم ہوا ہے یہ دوڑنے کے لئے بنا ہے۔ یہ پودے کھاتا تھا اس کی چونچ سخت تھی اور جبڑے مضبوط تھے جو چبانے میں مدد دیتے تھے۔ اس کی بڑی بڑی آنکھیں تھی غالباً اس کی نظر بہت تیز تھی یہ بارہ سنگھا سے ملتا جلتا تھا۔

جہاں تک یہ سوال ہے کہ کیا ڈائنوسارس کے کھریا سم تھے تو زیادہ تر بھاگنے والے جانور اپنے پنجوں پر کھڑے ہوتے ہیں جیسا کہ ہرن اور گھوڑے وغیرہ کھروں پر کھڑے ہوتے ہیں دوڑنے والے ڈائنوسارس بھی اپنے پنجوں پر کھڑے ہوتے تھے نہ کہ اپنے پاؤں کے پچھلے حصے پر۔ پاؤں اور ٹانگوں کا پچھلا حصہ لمبا اور بڑا ہوتا ہے لیکن اگلا حصہ چھوٹا ہوتا ہے۔ پنجے کے آخری حصے پر نمایاں کھریا سم تھے جو غالباً نوچنے کے کام آتے ہیں۔

بڑے بڑے گوشت خور ڈائنوسارس خاص طور پر عام تھے۔ 130 سے 150 اور لاکھ سال پہلے یہ وہ وقت تھا جب پودے کھانے والے ڈائنوسارسز کی کثرت تھی خیال ہے کہ یہ گوشت خور ڈائنوسارس کی غذا تھے۔

Tyranno Sourus rex جو کہ 5.6M لمبا تھا اس کو سب سے بڑے سائز والا گوشت خور ڈائنوسارس مانا جاتا ہے۔ یہ اپنا منہ بہت زیادہ کھول سکتا تھا یہ جبڑے اور چاقو کی طرح تیز دانتوں سے اپنے شکار کو قابو کرتا تھا یہ تقریباً 70 لاکھ سال پہلے موجود تھا۔

ڈائنوسارس نے لاکھوں سال دنیا پر حکومت کی۔ اس دوران بے شمار تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ Brachio sourus بہت بڑا رینگنے والا جانور تھا۔ اس کی گردن بہت لمبی تھی جو کہ 13 میٹر اونچائی تک درختوں کے پتے کھالیتا تھا۔ جیسے کہ آج کل زرافہ ہے۔

کیا ڈائنوسارس تیر سکتے تھے غالباً بہت سے ڈائنوسارس تیر سکتے تھے یا پانی میں چل سکتے تھے جیساکہ آج کل شیر اور ہاتھی وغیرہ کی مثال ہے۔ لیکن ڈائنوسارس کو زیادہ تر زمین پر رہنے والے جانوروں میں شامل کیا جاتا ہے۔ تیرنے والے ڈائنوسارس کی شکل مچھلی کی طرح کی تھی اس کی دم تھی ان میں Ichtyo Sour شامل ہے۔ یہ مچھلیاں کھاتے تھے Fossils میں ان کے پیٹ سے مچھلیاں ملی ہیں۔

ڈائنوسارس کی چند قسمیں بڑی بڑی قبروں کی صورت میں ملی ہیں جہاں پر بہت سے ڈھانچے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ساتھ دفن تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ گروپ کی صورت میں رہتے تھے اور اکٹھے ہی مرے بعض اوقات ڈائنو سارس کا گروہ بڑوں اور بچوں کے ساتھ گیلی مٹی سے گزرتا توان کے پاؤں کے نشانات وہاں پر محفوظ ہو گئے۔ پاؤں کے نمونے سے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ جانور بھاگنے والے تھے یا چلنے والے تھے۔

کیا ڈائنو سارس انڈے دیتے تھے یہ صحیح ہے کیونکہ ان کے انڈے دنیا کے مختلف حصوں سے ملے ہیں Maiasauss یہ مٹی کے ڈھیر میں 3 میٹر اندر تک جگہ بنا کر انڈے دیتا تھا ان کے انڈوں کی جگہ سے یا گھونسلوں سے بچے اور انڈوں کے خول ملے ہیں والدین کچھ عرصہ تک گھونسلوں میں بچوں کی دیکھ بھال کرتے تھے۔

کچھ عرصہ قبل ڈائنو سارس کی بڑی بڑی Colonies فرانس اور سپین کے ساحلوں کے قریب ملی ہیں۔

بہر حال یہ خدا تعالیٰ کی شان کے عجیب رنگ ہیں کائنات کے راز اپنے اپنے رنگ میں اپنے صحیح وقت پر کھلتے جا رہے ہیں۔ جیسے جیسے انسانی نشوونما ہو رہی ہے ویسے ان کی استطاعت کے مطابق اللہ کی پیاری ذات علوم کے خزانے ظاہر فرما رہی ہے۔ وہ جب چاہے گا اس دنیا کی ابتداء کے راز بھی کھول دے گا۔ زندگی کی ابتداء بھی روشن فرمادے گا اور زمین پر سب سے پہلی مخلوق جو اس نے پیدا فرمائی وہ بھی انسان کو سمجھا دے گا۔ انسان کے لئے ایک عظیم الشان شاہراہ تحقیق اور جستجو علم ہے جو اس نے حاصل کرنی ہے۔ اس کے لئے ایک عظیم الشان یونیورسٹی سے رجوع کرنا ہو گا جہاں سے علم کے تمام سمندر جاری ہوئے اور قیامت تک جاری ہوتے رہیں گے یہ اللہ کی پاک ذات سے عشق ہے یہیں سے سب کچھ ملے گا۔

ڈائنو سارس کے متعلق تحقیقات جاری ہے ہر روز نئے حقائق سامنے آرہے ہیں۔ حال ہی میں ضلع چکوال کے پہاڑوں میں سے بھی ان کے ڈھانچے ملے ہیں ایک تو ڈائنو سارس کے بارہ میں معلومات مل رہی ہیں اور دوسرا جن چٹانوں سے یہ حاصل ہو رہے ہیں ان کی بناوٹ ان کی عمران کی ساخت ان کے نیچے مدفون معدنی خزانوں کے بارے میں حیرت انگیز معلومات مل رہی ہیں۔ علوم کے سمندر انسانوں کے منتظر ہیں۔

---

بقیہ صفحہ ۱

کہ ہر انسان جس جگہ پر ہے اس سے آگے ترقی نہ کرے۔ (دین حق) تو کہتا ہے ہر وقت آگے بڑھو۔ میرا مطلب یہ ہے کہ جو ترقی بھی وہ کرتے ہیں اس میں انہیں سکھ نہیں ہوتا۔ کڑھنا ہوتا ہے۔ اور یہ کہ ہم ترقی کریں آگے بڑھیں یہ تو مبارک ہے لیکن یہ کہ اپنے آپ کو دکھی سمجھنا اسے میں برا قرار دیتا ہوں ایک انسان جو اپنی موجودہ حالت پر خوش ہے وہ خیال کرتا ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے۔ یا دنیا والوں میں سے کسی کے احسان سے خوش ہے اور اس خوشی میں اور کوشش کرتا ہے۔ اور آگے بڑھنے کے لئے تیاری کرتا ہے تو وہ بہت اچھی بات ہے لیکن جو اپنی حالت کو دکھ ہی سمجھتا ہے وہ کبھی آرام میں نہیں ہوتا۔ اور احسان فراموشی کے لحاظ سے خواہ خدا کا ہو یا انسانوں کا یہ شخص عذاب کا مستحق ہے۔

---

## کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت حضرت صاحب کے منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ کے بارے میں ضروری اعلانات

**(1) امانت یکصد یتامیٰ** جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کیے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

**(2) مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں** حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جاسکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جاسکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت، ربوہ)

---

# نظارت تعلیم کے اعلانات

## اعلان داخلہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

○ ایم بی اے و ایم ایس سی کمپیوٹر سائنس پروگرام 95-1996ء

تعلیمی قابلیت: ا۔ ایم بی اے پروگرام کے لئے بی اے / بی ایس سی / بی کام یا اس کے مساوی کم از کم سیکنڈ ڈویژن

اا۔ ایم ایس سی کمپیوٹر سائنس کے لئے بی کام / بی ایس سی انجنیئرنگ یا بی اے / بی ایس سی / بی ایس سی (آنرز) کم از کم سیکنڈ ڈویژن درج ذیل مضمون میں سے کسی ایک کے ساتھ ریاضی جنرل ریاضی اے و بی کورس، شماریات، اکنامکس اور فزکس۔

درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 9۔ دسمبر 1995ء مقرر ہے۔ سلیف فنانس بنیاد پر بھی سیٹیں مختص ہیں۔ مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ 95-12-1 ملاحظہ فرماویں۔

○ ہمدرد انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن یونیورسٹی کراچی نے مندرجہ ذیل پروگرامز میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

(1) B.Ed سائنس ایجوکیشن (B.Sc کرنے والے طلبہ کے لئے)

(2) M.Ed ڈگری پروگرام (B.Ed کرنے والے طلبہ کے لئے)

(3) PH.D ڈگری پروگرام (M.A ایجوکیشن) M.Ed کرنے والے طلبہ کے لئے

داخلہ فارم مع پراسپکٹس 150 روپے کے عوض ہمدرد یونیورسٹی کیمپس کراچی اور کیمپ آفس ہمدرد سینٹر المجید۔ ناظم آباد نمبر 3 کراچی 74600

داخلہ سے قبل ایک داخلہ ٹیسٹ دینا لازمی ہو گا۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 12۔ دسمبر 1995ء مقرر ہے۔ مزید تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ "Dawn" مورخہ یکم دسمبر 1995ء ملاحظہ فرماویں۔

○ خیبر میڈیکل کالج پشاور، ایوب میڈیکل کالج ایبٹ آباد اور فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور (صرف صوبہ سرحد کی خاتون امیدواران) کی فرسٹ ائیر M.B.B.S کلاس میں داخلہ کی خواہش مند خواتین اور مرد امیدواران ایچ ایس سی (پری میڈیکل) یا بی ایس سی (بائیولاجیکل سائنسز معہ ایچ ایس ایس سی (پری میڈیکل) پاس کر چکے ہوں اور صوبہ سرحد کا ڈومیسائل رکھتے ہوں۔ انہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ اپنی درخواستیں مجوزہ فارموں پر بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک یا ذاتی طور پر اس طرح ارسال کریں کہ پرنسپل خیبر میڈیکل کالج پشاور کو زیادہ سے زیادہ 12۔ دسمبر 1995ء تک پہنچ جائیں مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ 3۔ دسمبر 1995ء ملاحظہ فرماویں۔

---

## اعلان داخلہ بی ٹیک (آنرز)

○ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی ریلوے روڈ لاہور

گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی ریلوے روڈ لاہور نے بی ٹیک (آنرز) مندرجہ ذیل کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

1۔ مکینیکل پروڈکشن ٹیکنالوجی

2۔ آٹو اینڈ ڈیزل ٹیکنالوجی

3۔ ریفریجریشن اینڈ ائیر کنڈیشنگ ٹیکنالوجی

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 31۔ دسمبر 1995ء مقرر ہے۔

---

## یونیورسٹی آف کراچی ویمنز سٹڈیز ایم اے میں داخلے

○ دورانیہ کورس:۔ دو سال

اہلیت:۔ تمام مرد و خواتین جنہوں نے گزشتہ دو برسوں میں کم از کم 50 فیصد نمبروں کے ساتھ بیچلرز ڈگری لی ہو۔

آغاز کورس:۔ کلاسز 6 جنوری 96ء سے شروع ہوں گی۔

داخلہ فارم:۔ 20 دسمبر 95ء 350 روپے کے عوض داخلہ فارم مع پراسپکٹس یونائیٹڈ بینک کراچی یونیورسٹی برانچ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

---

## معلمین وقف جدید کی کلاس

○ دفتر وقف جدید کے تحت مستقل معلمین کی کلاس جنوری 96ء میں شروع ہو رہی ہے۔ ایسے میٹرک پاس نوجوان جو خدمت دین کا شوق اور جذبہ رکھتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مقامی صدر صاحب کی تصدیق سے مع درج ذیل کوائف دفتر وقف جدید کو 31۔ دسمبر 96ء تک بھجوا کر ممنون فرماویں۔

نام۔ ولدیت۔ عمر۔ سکونت۔
تعلیم مع نقل سند۔ تاریخ بیعت۔
دینی تعلیم۔ ناظرہ کلام الٰہی۔ عبادت باترجمہ

(ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ)

خلافت لائبریری ربوہ



# خبریں

**ربوہ** : 16۔ دسمبر۔1995ء
درجہ حرارت کم از کم 10 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ بھارت نے ایک اور ایٹمی دھماکے کی تیاریاں مکمل کرلی ہیں۔ یہ خبر امریکہ کے جاسوسی سیارچوں نے راجستھان میں بوکران تجربہ گاہ کی سرگرمیاں ریکارڈ کرنے کے بعد دی ہے۔ امریکہ نے کہا کہ اس صورت حال میں پاکستان بھی ایٹمی دھماکہ کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ امریکی ذرائع نے بتایا ہے کہ اس جگہ پر سرگرمیاں جاری ہیں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ دھماکہ چند دنوں میں کیا جائے گا یا چند ماہ میں۔ بھارت نے 1974ء میں دھماکہ کیا تھا اور اس کے بعد سے وہ ایٹمی دھماکہ کرنے سے انکار کرتا رہا ہے۔ امریکی ماہرین ان سرگرمیوں سے یہ نہیں بتا سکے کہ آیا یہ تیاریاں ایٹم بم کے لئے ہیں یا جوہری ہتھیاروں کے پروگرام کے دوسرے تجربات کے لئے ہیں تاہم بھارتی وزارت خارجہ نے ان اطلاعات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ بھارت کسی تجربے کی تیاری نہیں کر رہا۔ نیویارک ٹائمز میں شائع ہونے والی یہ رپورٹ محض قیاس آرائیوں پر مبنی ہے۔ امریکی سیارچوں نے روایتی مشقیں ریکارڈ کی ہیں۔ بھارتی وزیر نے کہا کہ وہ اس بارے میں امریکہ بھارت روابطہ سے آگاہ نہیں ہیں۔

○ ایک امریکی عہدیدار کا کہنا ہے کہ امریکہ نے بھارت کو ایٹمی دھماکے سے باز رکھنے کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔ امریکی ماہرین کا خیال ہے کہ حکمران کانگریس ایٹمی دھماکے کو بھارتی ووٹروں میں اپنا نام پیدا کرنے کے لئے بھی استعمال کر سکتی ہے۔ پاکستان اور بھارت تین جنگیں لڑ چکے ہیں۔ اس لئے اس دھماکے سے پاکستان پر دباؤ بڑھے گا۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر سید یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ کراچی کی قتل و غارت گری پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اور اپوزیشن کو کھلے دل سے ملک و ملت کے لئے کام کرنا چاہئے۔ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی روایت ختم کر دینی چاہئے۔

○ بنگلہ دیش میں عام انتخابات تین ہفتوں کے لئے ملتوی کر دیئے گئے ہیں۔ اب یہ انتخابات جو 18۔ جنوری کو ہونے والے تھے۔ 7 فروری کو منعقد ہوں گے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی نے اعلان کیا ہے کہ پنجاب میں بھرتی پر کوئی پابندی نہیں لگائی گئی۔ انہوں نے کہا کہ عوام سے کئے گئے تمام وعدے پورے کئے جائیں گے روزگاری کی فراہمی کے لئے بھرپور اقدامات کئے جائیں گے۔ صوبے میں ترقیاتی کام تیزی سے جاری ہیں۔ یاد رہے کہ اس سے قبل یہ خبر دی گئی تھی کہ پنجاب میں نئی بھرتیوں پر پابندی عائد کر دی گئی ہے حتیٰ کہ مشتہر شدہ آسامیوں بھی پر نہیں ہوں گی۔ یہ بتایا گیا تھا کہ صوبائی حکومت کے پاس کافی فالتو سٹاف ہے۔ خالی آسامیوں پر پہلے اس فالتو سٹاف کو کھپایا جائے گا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے بتایا ہے کہ انتخابی فہرستوں کی تیاری کا کام تیزی سے جاری ہے۔ 1996ء کے وسط میں بلدیاتی انتخابات کے شیڈول کا اعلان کر دیا جائے گا۔

○ سینیئر صوبائی وزیر ملک مشتاق اعوان نے کہا ہے کہ نواز شریف مہنگائی برقرار رکھنے کے لئے الیکشن کا واویلا کر رہے ہیں۔

○ غیر ملکی کمپنیوں سے نظے پانے والے 10۔ ارب ڈالر کے معاہدے منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔ موجودہ حکومت نے اب تک 25۔ ارب ڈالر کے 148۔ ایم اویوز (میموز آف انڈر سٹینڈنگ) پر دستخط کئے تھے۔ تاہم وزیر اعظم کی ہدایت پر سرمایہ کاری بورڈ نے دلچسپی نہ لینے والی کمپنیوں کے ایم اویوز منسوخ کر دیئے ہیں۔ ایک سال سے زائد عرصہ گذر جانے کے بعد بھی ان معاہدں پر ان کمپنیوں نے کوئی پیش رفت نہیں کی تھی۔ جن ملکوں کے معاہدے منسوخ کئے گئے ہیں ان میں امریکہ' برطانیہ' ہانگ کانگ' کوریا اور ترکی کی کمپنیاں شامل ہیں۔

○ مصر کے اسلامی جہاد گروپ نے حکومت پاکستان کو دھمکی دی ہے کہ اگر ہمارے ارکان کو دوسرے ملکوں کے حوالے کرنے کا سلسلہ بند نہ ہوا تو بھاری قیمت ادا کرنی پڑے گی۔

○ وفاقی وزیر یوسف تالپور نے مسٹر نواز شریف کو کہا ہے کہ وہ مذاکرات سے نہ بھاگیں۔ مذاکرات کے بارے میں پیشگی شرائط عائد کرنا مناسب نہیں۔ انہوں نے کہا کہ مڈٹرم الیکشن کا مطالبہ بے جواز ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کو ان کے 10۔ دسمبر کے تحریر کردہ خط کا جواب ارسال کر دیا ہے جس میں انہوں نے براہ راست مذاکرات کو مسترد کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر آپ آئینی اصلاحات اور مڈٹرم الیکشن کے لئے تیار ہیں تو پھر ایک با اختیار پارلیمانی کمیٹی کے ذریعے بات چیت شروع کی جا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کو سنگین بحران درپیش ہے اس بحران کو حل کرنے کے لئے مڈٹرم الیکشن کوئی بڑی قیمت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں حیران ہوں کہ اتنی ناکامیوں کے باوجود بھی حکومت اپنی مدت پوری کرنے پر مصر ہے۔

○ پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن اور حزب اقتدار نے مشترکہ طور پر اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ مسئلہ کشمیر حل کئے بغیر کوئی غیرت مند پاکستانی بھارت سے تجارت کی سوچ بھی نہیں سکتا۔ بھارت سے تجارت پر پاکستان کے صنعتی یونٹ بند ہو جائیں گے۔ یہ فیصلہ پاکستان کے لئے بڑا مہنگا سودا ثابت ہو گا۔ آلووں کے بعد کہیں بھارت کے "دوستوں" کی بھی درآمد شروع نہ ہو جائے۔ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ حکومت نے ہار مان لی ہے اور اپوزیشن بھارت سے تجارت پر چپ ہے۔

○ قائد حزب اختلاف پنجاب اسمبلی مسٹر پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ ملک دیوالیہ ہو گیا ہے۔ قحط پڑنے والا ہے۔ بے نظیر مزید رہیں تو تباہی ہو گی۔ زرداری ٹولہ بھاگنے والا ہے۔ لوٹ مار آخری مرحلے میں ہے۔ ہر طرف کمیشن چل رہا ہے۔ زرداری مافیا سوا کھرب روپے کھا گیا۔ انہوں نے لاہور میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بھارت سے تجارت کی بات پر بھارتی مسلمان بھی ناراض ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ صدر اپنی آئینی ذمہ داریاں پوری کریں۔

○ مردم شماری کی بجائے نئی حلقہ بندیوں کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ یہ فیصلہ صوبوں کے درمیان مردم شماری پر اتفاق رائے نہ ہونے کے باعث کیا گیا ہے۔ 1981ء کی مردم شماری کو بنیاد بنا کر نئی حلقہ بندیاں کی جائیں گی۔ اسمبلیوں کی سیٹوں کی تعداد میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ نئی حلقہ بندیوں میں قومی و صوبائی اسمبلیوں کی 60 فیصد سے زائد نشستوں کے حلقوں میں ردوبدل ہو گا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف عمرہ کی ادائیگی کے لئے جدہ پہنچے تو ان کا والہانہ استقبال کیا گیا۔ ائرپورٹ کا کشادہ برآمدہ دس منٹ تک تالیوں سے گونجتا رہا۔

○ بیگم نسیم ولی خان نے کہا ہے جب تک ایک بھی پختون سندھی اور بلوچ زندہ ہے کالا باغ ڈیم نہیں بن سکتا۔

○ مسٹر ممتاز بھٹو نے کہا ہے کہ بے نظیر حکومت کو بہت پہلے ختم ہونا چاہئے تھا۔ غیر یقینی صورت حال ہے لوگ پوچھتے ہیں تبدیلی آج آ رہی ہے یا کل۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر کے انکلوں کی فہرست میں اگر محمود ہارون شامل ہیں تو میں دستبردار ہوتا ہوں۔

○ جمعہ کے روز کراچی میں فائرنگ کے واقعات میں 4۔ افراد ہلاک اور 3 زخمی ہو گئے۔ شہر کے بعض علاقوں سے فائرنگ کے واقعات کی اطلاع ملی ہے۔

○ پنجاب کے وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ سندھ حکومت کا ایڈیٹروں کو تھانے میں بلانے کا اقدام غلط تھا۔ پاکستان میں صحافت اپنا مثبت کردار ادا کر رہی ہے۔ قلم گولی سے زیادہ طاقتور ہے۔

○ پاکستان نے نیوزی لینڈ کو پہلے ایک روزہ میچ میں 20 رنز سے ہرا دیا۔ وقار یونس 3 وکٹیں لے کر مین آف دی میچ رہے۔

○ اپنے علماء کو رہا کرانے اور مقدمات ختم کرانے کے لئے سپاہ صحابہ نے لاہور میں مظاہرہ کیا۔

○ مسٹر آصف زرداری نے پنجاب کے تین بڑوں کو ہدایت کی ہے وہ باغی ارکان پنجاب اسمبلی کی شکایات کا ازالہ کریں۔

○ سندھ کا بدنام ڈاکو اللہ داد اپنے ساتھی سمیت کھیتی کھیڑہ کے قریب جنگلات میں پولیس مقابلہ میں مارا گیا۔


**خوشخبری**

ربوہ میں پہلی دفعہ ربوہ میں ہی تیار کردہ سنگل و ڈبل بیڈ شیٹ اور رضائیوں اور تلائیوں کے غلاف عمدہ کوالٹی تھوک اور پرچون ریٹ پر 35۔ دارالفضل غربی نزد چونگی دستیاب ہیں۔ شوروم اقصیٰ چوک پر واقع ہے

**اقصیٰ ٹریڈرز** فون 211995

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں

**شریف گولڈ سمتھ**

اقصیٰ روڈ ربوہ

پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران

فون: دوکان: 649؛ گھر: 212300

**قابلِ فروخت**

کالج روڈ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ رقبہ ایک کنال اور چار دوکانوں کی مارکیٹ قابلِ فروخت ہے۔

رابطہ:
۱۔ خواجہ مسرور احمد فون 211406
خواجہ کلاتھ ہاؤس ربوہ
۲۔ اکرام پراپرٹی ڈیلر اڈہ کوٹ عبدالمالک شیخوپورہ روڈ لاہور
فون: 042-272754
042-7923840

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

**قابلِ اعتماد مفید و مجرب ادویہ**

| | | |
|---|---|---|
| زود جام عشق | ۶۰ گولی | ۸۰۰/- |
| نواب شاہی | ۶۰ گولی | ۱۰۰۰/- |
| سونے چاندی کی گولیاں | ۳۰ گولی | ۲۰۰/- |
| شباب آور موتی | ۳۰ گولی | ۸۰/- |
| حب نشاط | ۲۰ گولی | ۴۰/- |

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
ناصر دواخانہ۔ گول بازار۔ ربوہ
فون نمبر۔ 212434 (04524)